روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۶۲ | بدھ - ۱۸ جمادی الثانی - ۱۴۱۵ھ ' ۲۳ - نبوت ۷۳ ۱۳ ھش ' ۲۳ - نومبر ۱۹۹۴ء

جو لوگ برکت پاتے ہیں انکی زبان بند اور عمل صالح ہوتے ہیں

جو لوگ برکت پاتے ہیں ان کی زبان بند اور عمل ان کے وسیع اور صالح ہوتے ہیں۔ پنجابی میں کہاوت ہے کہ کہنا ایک جانور ہوتا ہے اس کی بدبو سخت ہوتی ہے اور کرنا خوشبودار درخت ہوتا ہے۔ سو ایسا ہی چاہئے کہ انسان کہنے کی نسبت کرکے بہت کچھ دکھائے صرف زبان کام نہیں آتی۔ بہت سے ہوتے ہیں جو باتیں بہت بناتے ہیں اور کرنے میں نہایت ست اور کمزور ہوتے ہیں صرف باتیں جن کے ساتھ روح نہ ہو وہ نجاست ہوتی ہیں۔ بات وہی برکت والی ہوتی ہے جس کے ساتھ آسمانی نور ہو اور عمل کے پانی سے سرسبز کی گئی ہو۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

نماز میں کیا ہوتا ہے یہی کہ عرض کرتا ہے۔ التجا کے ہاتھ بڑھاتا ہے اور دوسرا اس کی غرض کو اچھی طرح سنتا ہے۔ پھر ایک ایسا وقت بھی ہوتا ہے کہ جو سنتا تھا وہ بولتا ہے اور گذارش کرنے والے کو جواب دیتا ہے۔ نمازی کا یہی حال ہے خدا کے آگے سربسجود رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اپنے مصائب اور حوائج سناتا ہے۔ پھر آخر سچی اور حقیقی نماز کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ایک وقت جلد آجاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے جواب کے واسطے بولتا اور اس کو جواب دیکر تسلی دیتا ہے۔ بھلا یہ بجز حقیقی نماز کے ممکن ہے؟ ہرگز نہیں۔ اور پھر جن کا خدا ہی ایسا نہیں وہ بھی گئے گذرے ہیں۔ ان کا کیا دین اور کیا ایمان ہے۔ وہ کس امید پر اپنے اوقات ضائع کرتے ہیں۔ (ملفوظات جلد سوم ص ۱۹۰-۱۸۹)

مالی قربانی بہت ہی مفید نتائج پیدا کرتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

قربانیوں کو دوام حاصل ہے جہاں تک تحریک جدید کی عمومی سال بسال ترقی کا تعلق ہے خدا کے فضل سے جماعت چونکہ محض للہ قربانیاں کر رہی ہے اور خدا کی ذات دائم ہے وہ آنی جانی نہیں ہے اس لئے جو قربانیاں اس کے تعلق سے بجالائی جاتی ہیں ان کو بھی دوام عطا ہوتا ہے۔ کسی وقتی جوش سے تعلق نہیں رکھتیں۔ اب سن چونتیس سے لے کر اب سن ۹۴ء آگیا ہے اور اس ۶۰ سالہ دور میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک بھی سال ایسا نہیں آیا جب جماعت اس قربانی سے تھک گئی ہو۔ اور اس کے قدم ست پڑ گئے ہوں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ جماعت کی قربانیاں محض للہ ہوتی ہیں اور اللہ کی ذات کے حوالے سے ان قربانیوں کو دوام ملتا ہے۔ جس آیت کی میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی تھی اس کا ترجمہ یہ ہے (-) وہ لوگ جو اپنے مال اللہ کی رضا کی خواہش میں اس کی تمنا میں اس کی حرص میں خرچ کرتے ہیں ان کی مالی قربانی خالصتاً للہ ہوتی ہے۔ اور اللہ کی رضا میں ان کے دل میں محبت اور اشتہا پائی جاتی ہے۔ (-) مطلب ہے اس خدا کی مرضی ڈھونڈنے کے لئے اس کی خواہش میں اس کی لگن میں وہ مال خرچ کرتے ہیں (-) اور دوسری غرض ان کی یہ ہوتی ہے کہ مالی قربانی کے ذریعے ان کے ایمان تقویت پائیں اور ان کی نیکیوں کے اقدام میں ثبات پیدا ہو اور مالی قربانی سے وہ اپنے اعمال کی بھی حفاظت کریں اور ان کو ان نیک اعمال کی حفاظت کے لئے یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ مالی قربانی بہت ہی مفید نتائج پیدا کرتی ہے۔ (از خطبہ ۴ - نومبر ۱۹۹۴ء)

احمدیہ نصرت ہائی سکول ' بانجل ' گیمبیا کا شاندار نتیجہ

○ محترم داؤد احمد حنیف صاحب امیر احمدیہ مشن گیمبیا نے یہ خوش کن اطلاع دی ہے کہ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے گیمبیا میں ہمارے احمدیہ نصرت ہائی سکول کے جی سی ای 'او' لیول اور 'اے' لیول کے نتائج ملک بھر کے سکولوں میں اول قرار دیئے گئے ہیں۔

نیز عزیزہ نبیلہ صدف بنت مکرم محمد محمود اقبال صاحب پرنسپل نصرت ہائی سکول' بانجل اور عزیزم سلمان احمد انصاری ابن مکرم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب انصاری' چیف میڈیکل آفیسر' احمدیہ ہسپتال' تالنڈنگ' بانجل نے مغربی افریقہ کی امتحانی کونسل (WAEC) کے اولیول (۱۹۹۴ء) کے امتحان میں مجموعی گریڈ Aggregate-6 حاصل کرکے گیمبیا بھر میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔

واضح رہے کہ کونسل کے قوانین کے مطابق AGG-6 اس امتحان میں ممکن اعلیٰ ترین گریڈ ہے۔

باقی صفحہ ۷ پر

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ محترمہ عزیزہ فرحت سلیم صاحبہ بنت مکرم محمد شفیع سلیم صاحب ناظم انصار اللہ ضلع گجرات کا نکاح ۲۲۔ اکتوبر ۹۴ء کو عزیز مکرم خالد نذیر سندھو صاحب ابن مکرم چوہدری نذر محمد نذیر گولیکی صاحب صدر محلہ دارالشکر ربوہ سے بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم محمود احمد شاد صاحب مربی ضلع گجرات نے ایاز باغ کھاریاں میں پڑھا اور اسی روز محترم چوہدری رشید الدین صاحب امیر ضلع کی اقتدا میں احباب جماعت نے دلی دعاؤں کے ساتھ بچی کو رخصت کیا۔ عزیزہ فرحت سلیم مکرم چوہدری لعل خان صاحب (وفات یافتہ) کی پوتی اور محترم خواجہ غلام نبی صاحب (وفات یافتہ) سابق ایڈیٹر الفضل قادیان کی نواسی ہے اور مکرم خالد نذیر سندھو چوہدری احمد دین سندھو (وفات یافتہ) آف گولیکی کا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

○ مورخہ ۲ نومبر ۱۹۹۴ء عزیزہ مکرمہ عطیۃ القدیر صاحبہ بنت مکرم عبدالمالک صاحب نمائندہ الفضل لاہور کی تقریب رخصتانہ محترم شیخ عقیل الرحمان صاحب ابن حضرت شیخ مسعود الرحمٰن صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہمراہ ہوئی۔ تقریب میں افراد خاندان حضرت بانی سلسلہ ' صدر خدام الاحمدیہ پاکستان و متعدد احباب جماعت نے شرکت کی۔ اختتامی دعا محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت لاہور نے کروائی۔

عزیزہ عطیۃ القدیر ۵ نومبر ۱۹۹۴ء صبح چھ بجے لاہور سے روانہ ہو کر بخیریت جرمنی پہنچی۔ ۶ نومبر ۱۹۹۴ء جرمنی کے شہر اوسنابروک میں عزیز مکرم عقیل الرحمان صاحب نے دعوت ولیمہ کا انتظام کیا۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ادریس احمد صاحب کو مورخہ ۹۴-۱۱-۱۳ کو پہلا بیٹا عطا کیا ہے۔ نومولود مکرم محمد شریف صاحب ننگلی کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر لائیوسٹاک کا نواسہ ہے۔ نومولود وقف نو میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور خادم دین بنائے

سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر ایک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۲۳- نبوت- ۱۳۷۳ ھش ۲۳- نومبر ۱۹۹۴ء

عطیۂ خون

رات کے تین بجے خان بابا کے گھر کی گھنٹی بجتی ہے۔ وہ گہری نیند سے بیدار ہو کر باہر آتے ہیں۔ ایک پریشان حال متفکر شخص کو دروازے پر موجود پا کر سمجھ جاتے ہیں کہ اسے خون کی ضرورت ہے۔ وہ فوراً آنے والے کی ضرورت کو پورا کرنے کے انتظامات میں منہمک ہو جاتے ہیں اور جب تک ضرورت مند شخص کی ضرورت پوری نہیں ہو جاتی وہ دوبارہ بستر پر نہیں جاتے۔

ربوہ میں بیت المہدی کے ایک چھوٹے سے کمرہ میں عطیہ خون کا دفتر قائم ہے جو ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنے کے لئے ہر وقت مستعد رہتا ہے۔ سینکڑوں یا شاید ہزاروں افراد اپنے جاں بلب مریضوں کو اس مرکز سے نئی زندگی دلوا چکے ہیں۔

یہ مرکز رضاکارانہ بنیادوں پر کام کرتا ہے۔ خون کا عطیہ تبادلہ کی بنیاد پر دیا جاتا ہے۔ آپ کو اگر خون کی ضرورت ہے تو آپ مطلوبہ خون کے متبادل خون فراہم کر کے خون حاصل کر سکتے ہیں۔ تاہم اگر آپ فوری طور پر تبادلہ نہ بھی فراہم کر سکیں تو ایمرجنسی ضرورت بہرحال پوری کر دی جاتی ہے۔

فضل عمر ہسپتال میں بھی خون کی فراہمی کا مرکز قائم ہے۔ یہاں بھی ایمرجنسی ضروریات پوری کرنے کا انتظام موجود ہے۔ یہ دونوں مراکز خون کی فراہمی رضاکارانہ بنیادوں پر کرتے ہیں یعنی خون کی قیمت وصول نہیں کی جاتی۔ لیکن چونکہ بیت المہدی میں قائم شدہ خون کی فراہمی کا مرکز مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے شعبہ خدمت سے وابستہ ہے اس لئے اس کو اس تنظیم کا تعاون حاصل رہتا ہے۔

رگوں میں دوڑتے پھرتے خون کی اہمیت اور اس کی حقیقت کا صحیح ادراک عام انسان کو نہیں ہوتا لیکن جب نازک وقت آ جائے تو خون کا ایک ایک قطرہ نئی زندگی کی علامت بنتا چلا جاتا ہے۔ اور اس کا حصول زندگی کے حصول کے متبادل بن جاتا ہے۔

موت کی طرف لحہ بہ لحہ بڑھتے ہوئے انسانوں کو خون مہیا کر کے انہیں زندگی کی طرف کھینچ لانا اتنی بڑی نیکی ہے کہ اس کا کوئی مول نہیں دیا جا سکتا۔ شاید اسی وجہ سے خون فراہم کرنے کے یہ ادارے اس کے ثواب کو قائم رکھنے کے لئے خون کی فراہمی رضاکارانہ بنیاد پر کرتے ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ خون دینے کے بدلے میں وہ کسی انسان کو کتنے بڑے اجر سے نوازتا ہے۔ کتنی بے شمار نیکیاں اس کے حساب میں درج ہوتی ہیں۔ کتنی آفات اور مشکلات سے وہ بچا لیا جاتا ہے اور مولا کریم کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کا کتنا تسلسل اس کی زندگی کے ساتھ ساتھ چلنا شروع ہو جاتا ہے۔

ہر احمدی نیکیوں کا بھوکا ہوتا ہے۔ جہاں بھی اور جب بھی اسے نیکیوں کی اطلاع ملے وہ اس میں دوسروں پر سبقت لے جانے کی فکر میں رہتا ہے۔ عام صحت مند آدمی جو خون کا عطیہ دے سکتا ہے اس کو اپنا نام، پتہ، فون نمبر اور خون کا گروپ چیک کروا کر مرکز عطیۂ خون میں درج کروانا چاہئے تاکہ اس خدمت، اس عبادت اور اس نیکی میں اسے بھی حصہ ملے۔

اللہ تعالیٰ خون کا عطیہ دینے والے ہر شخص کی نیکی کو قبول فرما کر اپنی رحمتوں سے اس کا گھر بھر دے اور بے لوث رضاکار کارکنوں کو اپنے بے حد و حساب اجر و ثواب سے نوازتا رہے۔ آمین۔

اک اشارے سے ترے سرشار ہو جاتے ہیں دل
اک صدائے غیب سے مُردے جِلا دیتا ہے تُو
قعرِ ذلت میں گرا دیتا ہے اپنے ہاتھ سے
"جس کو چاہے تخت شاہی پر بٹھا دیتا ہے تُو"

ابوالاقبال

غیبت

مُردہ بھائی کا گوشت کھاتے ہو
عَیب کو عیب سے چھپاتے ہو

اس کی باتیں جو اس طرح سے کرو
جان جائے نہ وہ تم اس سے ڈرو

لوگ اس پر ہنسیں اور اترائیں
اس کو اک بیوقوف سا پائیں

یہ ہے غیبت تم اس سے بچ کے رہو
پیٹھ پیچھے نہ ایسی بات کہو

تم کہو گے کہ بات تو سچ تھی
سچ نہ ہوتی تو جُھوٹ کہلاتی

بات انداز کی ہے سچ کی نہیں
مار کھا جاؤ گے کہیں نہ کہیں

یوں بھی صرف اچھی اچھی بات کرو
کوئی الزام اپنے سَر نہ دھرو

پیٹھ پیچھے تو خوب ہی تولو
بات جو خوش کرے وہی بولو

بات کے وقت جو نہیں موجود
وہ بھی سمجھے کہ آپ کا مقصود

اس کی عزت پہ وار کیوں ہوگا
اور وہ اس سے خوار کیوں ہوگا

(آنکھوں کی ٹھنڈک)

حضرت میر محمد اسحاق صاحب

حضرت میر محمد اسحاق صاحب مہرو وفا کے پیکر- فصیح البیان مقرر- نڈر مناظر- بے بدل فقیہ- محقق- محدث- منطقی- فلسفی- اعلیٰ درجہ کے منتظم- بااخلاق و بامزاح- پُر وقار پُر رعب- رفتار و گفتار کے مالک- بہترین مہمان نواز- مثالی واقف زندگی- شفیق مربی غریبوں کے غم گسار- محتاجوں- یتیموں- بے کسوں کی پناہ اور ان کے لئے بہترین سہارا- اپنی حد استطاعت تک حقوق اللہ اور حقوق العباد کو احسن رنگ میں ادا کرنے والے- جن کی زندگی کا خلاصہ خدمت' خدمت' خدمت کے الفاظ میں بیان کیا جا سکتا ہے- معذوروں کی خدمت' بیماروں کی خدمت- تحریر و تقریر سے خدمت- اعلیٰ درجہ کے منتظم متواضع' سادہ و غریب مزاج- تبحر عالم اور پھر عالم باعمل غرضیکہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب دین حق اور احمدیت کی جیتی جاگتی حسین تصویر تھے۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے برادر نسبتی اور حضرت اماں جان (حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ) اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کے حقیقی بھائی تھے- آپ کی والدہ محترمہ کا نام سید بیگم صاحبہ تھا اور آپ کے والد بزرگوار کا نام حضرت میر ناصر نواب صاحب تھا جن کا شجرہ نسب ننھیال کی جانب سے دہلی کے مشہور صوفی منش بزرگ حضرت خواجہ میر درد" سے پانچویں پشت پر مل جاتا ہے- اور حضرت خواجہ میر درد" کا شجرہ نسب انتالیسویں پشت سے حضرت علیؓ سے جا ملتا ہے-

حضرت میر ناصر نواب صاحب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ۳۱۳ رفقاء کبار میں سے تھے نہایت متقی صاف باطن اور خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والے بزرگ تھے- حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنی کتاب ازالہ اوہام جلد سوم میں فرماتے ہیں-

حبی فی اللہ میر ناصر نواب صاحب' میر صاحب موصوف علاوہ رشتہ روحانی کے رشتہ جسمانی بھی اس عاجز سے رکھتے ہیں کہ اس عاجز کے خسر ہیں- نہایت یکرنگ اور صاف باطن اور خدا تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہیں اور اللہ کی اتباع کو سب سے مقدم سمجھتے ہیں اور کسی سچائی کے کھلنے سے پھر اس کو شجاعت قلبی کے ساتھ بلا توقف قبول کر لیتے ہیں حُبّ للہ اور بغض للہ کا شیوہ ان پر غالب ہے......

(روحانی خزائن جلد ۳ ص ۵۳۶-۵۳۵)

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کو یہ عظیم سعادت حاصل ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور حضرت اماں جان کی زیر تربیت اور سایہ شفقت میں پروان چڑھے اور حضرت بانی سلسلہ کی بھرپور خدمت کرنے کی توفیق نصیب ہوئی-

خود نوشت سوانح حیات

حضرت میر صاحب اپنی خود نوشت سوانح حیات میں تحریر فرماتے ہیں-

"میری پیدائش ۸- ستمبر ۱۸۹۰ء کو بمقام لدھیانہ ہوئی جہاں حضرت والد صاحب سرکاری ملازم تھے- غالباً ۱۸۹۴ء کے بعد مستقل سکونت قادیان میں ہے- قیام حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے زمانہ میں آپ کے دار میں تھا- بچپن سے اٹھارہ سال کی عمر تک حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے روز و شب کے حالات مشاہدہ میں آئے اور اب تک قریباً اسی طرح ذہن میں محفوظ ہیں گورداسپور- بٹالہ- لاہور- سیالکوٹ اور دہلی کے سفروں میں ہمرکاب ہونے کا فخر حاصل ہے-

آخری بیماری کی ابتداء سے وصال تک حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے پاس رہا- (حضرت صاحب) نے متعدد مرتبہ مجھ سے لوگوں کے خطوط کے جوابات لکھوائے- حقیقۃ..... کا مسودہ مختلف جگہ سے فرماتے گئے اور میں لکھتا گیا- روزانہ سیر میں آپ کے ساتھ جاتا اور جانے کے اہتمام مثلاً قضاء حاجت- وضو کا انصرام اور ہاتھ میں رکھنے کی چھڑی تلاش کر کے دینے" سینکڑوں دفعہ مشرف ہوا- آپ کی کتابوں میں بیسیوں جگہ میرا ذکر ہے آپ کے بہت سے نشانوں کا عینی گواہ ہوں اور بہت سے نشانوں کا مورد بھی ہوں جن دنوں (حضرت صاحب) باہر مہمانوں کے ساتھ کھانا کھایا کرتے تھے دونوں وقت میں بھی شریک ہوتا تھا- مجھے یاد ہے کہ ہم عربی میں اسقنی الماء کہہ کر پانی مانگا کرتے تھے بچپن میں بیسیوں دفعہ ایسا ہوا کہ (حضرت صاحب) نے مغرب و عشاء اندر عورتوں کو جماعت سے پڑھائیں اور میں آپ کے دائیں طرف کھڑا ہوتا عورتیں پیچھے کھڑی ہوتیں- غالباً میں پیدائشی احمدی ہوں- نہایت چھوٹی عمر سے اب تک (حضرت صاحب) کے دعاوی پر ایمان ہے- آپ کے وصال کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحب کو سچا (امام) تسلیم کیا حضرت (امام جماعت احمدیہ الاول) سے بچپن سے نہایت بے تکلفی اور محبت و پیار کا تعلق تھا- ان کی وفات پر سچے دل سے صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کو (امام) ثانی سمجھتا ہوں- باقاعدہ اور بے قاعدہ مولوی عبدالکریم صاحب- حافظ روشن علی صاحب- مولوی سرور شاہ صاحب- مولوی محمد اسماعیل صاحب اور حضرت (امام جماعت احمدیہ الاول) سے عربی علوم پڑھنے کی کوشش کی- ۱۹۱۰ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا- ۱۹۱۲ء میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملازمت میں داخل ہوا- جامعہ احمدیہ کے قیام سے قبل مدرسہ احمدیہ میں مدرس تھا- اب جامعہ میں پڑھاتا ہوں اس ملازمت کے علاوہ بعض اور کام بھی (امامت) ثانیہ میں سلسلہ کے سرانجام دینے کی کوشش کرتا ہوں- حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے وجود سے جو شرف حاصل ہوئے وہ اس لئے لکھے ہیں کہ ابتدا ایسی اچھی ہے پڑھنے والے دعا کریں کہ انتہاء بھی ایسی ہی اچھی ہو-

عروسی بود نوبتِ ماتمت
اگر برنکوئی بود خاتمت

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رویاء اور اخبار الٰہیہ میں ذکر

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی شادی کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے رویاء میں دیکھا کہ حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی کے بیٹے حضرت پیر منظور محمد صاحب (موجد قاعدہ یسرہ القرآن) کی صاحبزادی صالحہ بیگم صاحبہ سے آپ کا عقد ہو رہا ہے- چنانچہ اس رویاء کے مطابق ۱۹۰۶ء میں آپ کا نکاح بیت اقصیٰ میں حضرت مولانا نورالدین صاحب نے پڑھا جس میں حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) بھی تشریف فرما تھے-

(بدر ۵ فروری ۱۹۰۶ء)

عجیب نظارہ قدرت- مورد نشان الٰہی

۱۹۰۶ء میں ضلع گورداسپور کے بعض مواضع میں طاعون پھوٹ پڑی- ایک روز حضرت میر محمد اسحاق صاحب کو تیز تپ چڑھ گیا- اور دونوں طرف بُن ران میں گلٹیاں نکل آئیں اور یقین ہو گیا کہ طاعون ہے- حضرت صاحب کو خیال یہ آیا کہ اگر آپ کے گھر میں کوئی طاعون سے وفات پا گیا تو تکذیب میں شور قیامت برپا ہو جائے گی کیونکہ حضرت صاحب صدہا مرتبہ لکھ چکے تھے کہ ہمارے گھر کے لوگ طاعون سے بچے رہیں گے تب حضرت صاحب نے حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی صحت کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور درد و سوز سے دعا کی جسے شرف قبولیت عطا فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے حضرت میر صاحب کو صحت یاب کر دیا چنانچہ اس واقعہ کو تفصیل سے بطور نشان حقیقۃ.......... میں بیان کرتے ہوئے حضرت صاحب فرماتے ہیں غرض اس وقت جو کچھ میرے دل کی حالت تھی میں بیان نہیں کر سکتا- فی الفور دعا میں مشغول ہو گیا اور بعد دعا کے عجیب نظارہ قدرت دیکھا کہ دو تین گھنٹہ میں خارق عادت کے طور پر اسحاق کا تپ اتر گیا اور گلٹیوں کا نام و نشان بھی نہ رہا اور وہ اٹھ کر بیٹھ گیا اور نہ صرف اس قدر بلکہ پھرنا چلنا- کھیلنا دوڑنا شروع کر دیا گویا کبھی کوئی بیماری نہیں ہوئی تھی- یہی ہے احیاء موتی-

(حقیقۃ ...ص ۳۲۹.۳۰...)

حضرت بانی سلسلہ سے محبت و عشق کا ایک عجیب نظارہ

۱۹۴۴ء کی بات ہے کہ قادیان کے قریب بھامبڑی نامی گاؤں میں جماعت احمدیہ کا ایک جلسہ تھا جس میں حضرت میر صاحب نے مدرسہ احمدیہ کے طلباء اور جماعت کے دیگر بزرگوں کے ہمراہ اس میں شرکت فرمائی- اختتام جلسہ پر مخالفین نے احمدیوں پر حملہ کر دیا اور کوٹھوں پر سے خشت باری شروع کر دی حضرت میر صاحب نے احمدیوں کو جوابی کارروائی سے روک دیا اور تدبر حکمت اور شجاعت سے احمدیوں کو فساد کی جگہ سے سلامت نکال لائے- اگرچہ حملہ احمدیوں پر کیا گیا تھا مگر پولیس نے احمدیوں کے سرکردہ افراد کے خلاف بھی مقدمہ درج کر لیا- جس میں حضرت میر صاحب کا نام بھی درج تھا- گورداسپور کی عدالت میں پیشی ہوئی تھی- عدالت میں میر صاحب کو کرسی ملتی تھی- اس مقدمہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ فرماتے ہیں-

مجسٹریٹ میر صاحب سے باادب پیش آتا- لیکن خاکسار نے دیکھا کہ میر صاحب جب عدالت کے کمرہ میں داخل ہوتے ہیں تو تین چار منٹ تک ملزمان کے کٹہرے میں اکیلے اور غم زدہ سے ہو کر کھڑے رہتے- ہم سب بھی تعظیماً کھڑے رہتے- حتیٰ کہ میر صاحب کٹہرے سے باہر نکلتے اور پھر ہم سب کرسیوں پر بیٹھ جاتے- میں نے کئی بار دیکھا لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہ آتی کہ میر صاحب ایسا کیوں کرتے ہیں- آخر ایک دن میں نے میر صاحب سے اس کا سبب دریافت کیا- آپ چشم پُر آب ہو گئے- فرمانے لگے کہ آتما رام مجسٹریٹ نے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو عدالت میں کھڑا رہنے پر مجبور کیا اس لئے جب کبھی مجھے عدالت میں جانے کا اتفاق ہوتا ہے تو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی یاد میں چند منٹ میں بھی اس طرح کھڑا رہتا ہوں-

اس واقعہ سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ حضرت میر صاحب کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے کس قدر عشق و محبت اور والہیت تھی-

انوکھا باغ حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی

ایک خاص یادگار دارالشیوخ تھی۔ جس میں غریب اور معذور بچے بلکہ بعض بوڑھے بھی بڑی تعداد میں رہتے تھے۔ اور حضرت میر صاحب اپنی ذاتی کوشش کے ذریعہ ان کے اخراجات وغیرہ مہیا کر کے انہیں تعلیم دلاتے اپنے عزیزوں کی طرح ان کی دیکھ بھال کرتے اور نابینا بچوں کو قرآن مجید حفظ کرانے کا انتظام بھی کرواتے۔

دارالانوار میں ایک روز دو ناظر اپنے اپنے باغوں کے درختوں کا ذکر کر رہے تھے کسی نے اپنے باغ کے آموں کا ذکر کیا اور کسی نے امرود کے درختوں کے لگانے کا ذکر کیا۔ یہ ذکر ہو رہا تھا کہ عین اس وقت دارالشیوخ کے چند یتیم و مسکین بچے جن میں سے بعض نابینا بھی تھے سامنے سڑک سے گزرے حضرت میر صاحب نے ان بچوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

"میں نے تو یہ پودے لگائے ہیں۔ خدا ان کو سرسبز وشاداب رکھے اور پروان چڑھائے۔"

حضرت میر صاحب کے لگائے ہوئے وہ پودے پھلے اور پھولے اور باغ احمدیت کی زینت کا باعث بنے۔ ایک موقع پر سردیوں کے موسم میں غلہ کمیاب ہو گیا۔ دارالشیوخ میں کوئی خوردنی جنس نہ تھی۔ حضرت میر صاحب کو علم ہوا کہ کل صبح کے لئے مسکینوں کے ناشتے کا انتظام نہیں ہے۔ حضرت میر صاحب لمبی بیماری کے باعث صاحب فراش تھے۔ تانگہ منگوایا۔ دو آدمیوں کے سہارے اس پر سوار ہوئے۔ اور مختلف محلوں کی بیوت الذکر میں جا کر ان ناداروں کے لئے تحریک فرمائی۔ آپ کی تحریک اسقدر موثر تھی کہ کافی مقدار میں خوردنی اجناس اور نقدی اکٹھی ہو گئی۔ اس پر آپ نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ جب کمی ہو جائے تو پھر بتا دینا۔

محترمہ عالمہ بی بی صاحبہ بیوہ محترم میاں احمد الدین صاحب بیان کرتی ہیں۔ ایک دفعہ عید سے ایک دن پہلے مجھے بلوایا اور کپڑوں کے تھان میرے سامنے رکھ دیئے اور کہنے لگے کہ عالمہ! دارالشیوخ کے بچوں کی عید بنا دو۔ میں نے کہا کہ اب تو وقت بہت تھوڑا ہے لیکن فرمایا کہ جس طرح بھی ہو بچوں کی خوشی کرا دو چنانچہ میں تھان گھر لے گئی۔ تین چار مددگار بٹھا لیے اور صبح کی اذان تک اٹھارہ جوڑے سی دیئے۔ صبح بچے آکر پہن کر چلے گئے۔ میر صاحب نے مجھے سلوائی کے علاوہ دس روپے انعام بھی دیا اور فرمانے لگے کہ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ تم نے بچوں کی عید کرا دی۔

آپ کی ہمدردی اور خیر خواہی کے غرضیکہ اس طرح کے سینکڑوں واقعات ہیں۔

ایک لطیفہ۔ ایک مسئلہ کا حل

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک رفیق حضرت حافظ معین الدین صاحب تھے۔ انہیں لنگر سے کھانا ملا کرتا تھا۔ میر صاحب ناظر ضیافت تھے۔ لنگر خانہ کی مالی حالت کمزور تھی جس کی وجہ سے کھانا بہت سادہ ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ بہت ہی پتلی دال حضرت حافظ صاحب کو ملی۔ آپ میر صاحب کے پاس پہنچے اور فرمایا کہ ایک مسئلہ کا حل بتائیں کہ ایسی پتلی دال جس کا رنگ اور مزہ پانی کی طرح ہو اس سے وضو جائز ہے یا نہیں۔ حضرت میر صاحب نے فرمایا کہ جب تک وہ دال نہ دیکھ لوں فتویٰ نہیں دے سکتا۔ حضرت حافظ صاحب نے دال کا پیالہ میر صاحب کی طرف بڑھا دیا۔ حضرت میر صاحب نے وہ پیالہ دال کی دیگ میں الٹ دیا اور اس کی بجائے گوشت کا پیالہ بھر کر حضرت حافظ صاحب کو دیا اور فرمایا کہ یہ آپ کے مسئلے کا حل ہے۔

قرآن شریف سے بے پناہ محبت تھی۔ روزانہ صبح کے وقت خصوصاً تلاوت کرنا آپ کا معمول تھا۔ نماز فجر اور تلاوت کی ادائیگی کے بعد بازار کی طرف چل پڑتے اور دوستوں کو توجہ دلاتے جاتے کہ اٹھو تلاوت کرو اٹھو تلاوت کرو۔

آپ نے بڑی محنت شاقہ سے کلام الٰہی کا ترجمہ کیا۔ جس کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ یہ ترجمہ بفضل تعالیٰ بہت ہی آسان ہے۔ اور مقبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے۔ آپ کی صاحبزادی سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ وفات سے دو تین روز پہلے آپ کی طبیعت خراب تھی۔ اور آپ لیٹے ہوئے تھے۔ ان دنوں میں آپ قرآن مجید کا ترجمہ اور نوٹس لکھوا رہے تھے۔ جب آپ کو قرآن شریف لکھنے کے لئے باہر بلایا گیا تو آپ فوراً اٹھ کر باہر چلے گئے اور فرمایا کہ قرآن شریف کے لئے تو رات کے دو بجے تک بھی بیٹھ سکتا ہوں۔

لطیف مزاح حضرت میر صاحب باوقار شخصیت۔ سلسلہ کے جید عالم، ایک علمی ادارہ کے سربراہ۔ عابد و زاہد ہونے کے ساتھ بہت ہی شگفتہ طبیعت رکھتے تھے۔ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب بیان فرماتے ہیں۔ ایک دفعہ ایک سناتنی سے مناظرہ تھا اس نے تقریر ہندی اور ملی جلی سنسکرت میں کی۔ ہم سب حیران تھے کہ اب کیا ہو گا۔ حضرت میر صاحب اپنی باری میں اٹھے اور عربی میں تقریر شروع کر دی۔ سب ہندو آپ کا منہ تکنے لگے اس طرف کے صدر مناظرہ نے کہا کہ حضرت آپ کی تقریر کو ہم سمجھ نہیں سکے آپ نے فرمایا نحن کذالک کہ ہم بھی تمہاری تقریر نہ سمجھ سکے تھے آخر وہ اس بات پر آمادہ ہو گئے کہ تقاریر اردو زبان میں ہوں گی۔ چنانچہ نہایت کامیاب مناظرہ ہوا۔

اس طرح حضرت مولانا غلام باری سیف بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت میر صاحب اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ بٹالہ تشریف لے گئے وہاں ایک بنیا میلی کچیلی دھوتی لپیٹے بیٹھا تھا اس کی دوکان پر اس کا نام لکھا تھا سیٹھ لال جبی داس۔ آپ نے اپنے ساتھی سے فرمایا۔ اس بورڈ میں کیا غلطی ہے۔ انہوں نے غور سے دیکھا تو عرض کی غلطی تو کوئی نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ "جبی" کے نیچے دو نقطوں کی کمی معلوم ہوتی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ کے مزار پر دعا

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مزار شریف پر جا کر دعا کرنے کے سلسلہ میں فرمایا کرتے تھے کہ وہاں جا کر اس طرح دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ! تیرا یہ محبوب اور پیارا بندہ تھا۔ جب تک اس دنیا میں رہا وہ تیرے دین کی خدمت و اشاعت کے لئے ہر طرح کوشش کرتا رہا۔ اس کے دل میں کچھ نیک تمنائیں تھیں اور کچھ مقاصد تھے۔ اب وہ تیرے پاس پہنچ چکا ہے۔ اے خدا تو ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم ان نیک تمناؤں اور اعلیٰ نیک مقاصد کو پورا کرنے والے ہوں۔

(الفرقان ستمبر اکتوبر ۱۹۶۱ء)

خدمات سلسلہ حضرت میر صاحب ناظر ضیافت۔ ناظر دعوت (الی اللہ) ناظر مال قاضی سلسلہ۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ استاذ الجامعہ۔ ناظم اعلیٰ دارالشیوخ۔ رکن مجلس افتاء۔ صدر مجلس ارشاد۔ ممبر صدر انجمن احمدیہ۔ اور افسر جلسہ سالانہ کے جلیل القدر عہدوں پر متمکن رہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے مختلف صیغوں میں سے حضرت میر محمد اسحاق صاحب کو دو صیغوں میں خاص طور پر نمایاں خدمات کا موقع ملا۔ اول بطور ناظر ضیافت کی حیثیت سے اور دوسرے ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی حیثیت میں۔ اور ان دونوں میں ان کا کام اتنا کامیاب اور اتنا شاندار اور اتنے خوبصورت نتائج کا حامل تھا کہ آج تک بعد میں آنیوالا کوئی افسر ان کی گرد کو بھی نہیں پہنچا۔ ناظر ضیافت کی حیثیت سے وہ یوں نظر آتے تھے کہ گویا گھر کا ایک بزرگ بیٹھا ہوا اپنے بچوں اور عزیزوں اور دوستوں کی مہمانی سے لطف اندوز ہو رہا ہے اور ان کو لطف اندوز کر رہا ہو۔

ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ ہونے کی حیثیت میں بھی حضرت محمد اسحاق صاحب کا کام نمایاں اور شاندار تھا۔ وہ مدرسہ کے بچوں کو اپنے بچوں کی طرح سمجھتے ان سے محبت کرتے ان کی دلداری کرتے۔ ان کی خدمت کرتے اور غریب بچوں کی مالی امداد کا انتظام بھی کرتے۔

آپ کی تصانیف آپ نے بعض نہایت اہم موضوعات پر قریباً بیس کتب تصنیف فرمائیں جن میں سے چند یہ ہیں انسان کامل۔ دلائل ہستی باری تعالیٰ خمسین احادیث مترجم۔ چہل احادیث۔ ادعیۃ القرآن۔ ندائے حق۔ رسالہ کسر صلیب۔ رسالہ النحو خلاصۃ النحو۔ گوشت خوری۔ رد تناسخ۔ نقشہ وفات مسیح۔ مباحثہ سرگودھا۔ ازدواج۔ مباحثہ بمبئی۔ اور بدھ مذہب۔ حدوث روح و مادہ...... اخلاق

ذریت صالحہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیک اور صالح اولاد عطا ہونا بھی ایک بہت بڑا انعام ہے۔ حضرت میر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ذریت صالحہ عطا فرمائی۔ آپ کے تین بڑے بیٹے اور ایک بیٹی عمر ۱۰ سال وفات پا گئی۔ جو اولاد زندہ رہی سب کو اللہ تعالیٰ نے نمایاں خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائی۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ (وفات یافتہ) محترم سید محمود احمد ناصر صاحب۔ محترم سید مسعود احمد صاحب۔ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت مرزا عزیز احمد صاحب۔ سیدہ سیدہ بیگم صاحبہ بیگم ملک عمر علی صاحب ملتان۔ سیدہ بشریٰ صاحبہ بیگم میجر سید سعید احمد صاحب لاہور۔ سیدہ آنسہ بیگم صاحبہ بیگم محمود شوکت صاحب لاہور۔

حضرت میر صاحب نے سترہ مارچ ۱۹۴۴ء کو رحلت فرمائی۔ روزنامہ الفضل نے آپ کی وفات کی خبر اس عنوان سے دی۔ احمدیت کا ایک درخشندہ ستارہ غروب ہو گیا۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب رحلت فرما گئے۔

قادیان ۱۷۔ مارچ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا وہ نہایت ہی قیمتی اور گراں مایہ وجود جو نہ صرف بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقدس خاندان سے نہایت ہی قریبی تعلق رکھنے کی وجہ سے اپنی خاندانی اور ذاتی اعلیٰ صفات کے لحاظ سے ایک خاص وجود تھا۔ جو دینی علوم و معارف کا بحر بیکراں تھا جو احمدیہ اخلاق اور تہذیب کا اعلیٰ نمونہ تھا جو ہر مصیبت زدہ کا مددگار اور ہر محتاج کا دستگیر تھا۔ - - - - - - -

- - جس کا دست سخا نہایت وسیع تھا جس نے ساری عمر متوکلانہ زندگی بسر کی۔ جس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدمت دین اور خدمت خلق کے لئے وقف تھا جو احمدیت کا ایک درخشندہ اور ضوفشاں ستارہ تھا اور حقیقت تو یہ ہے کہ جس کی خوبیوں کا شمار ہم سے ممکن نہیں یعنی حضرت میر محمد اسحاق صاحب انہیں آج بروز جمعہ یکایک خدا تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا۔

(الفضل ۱۹/ مارچ ۱۹۴۴ء)

بہشتی مقبرہ قادیان میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے حضرت میر صاحب کے مزار پر درج ذیل عبارت کندہ کروائی۔

باقی صفحہ ۶ پر

نسیم سیفی

ایک نئی بات

اگرچہ ہم سب چاہیں گے تو یہی کہ پھول کھلے تو کھلتا ہی رہے۔ یعنی کھلا ہی رہے تر و تازہ رہے۔ شاداب رہے۔ اس کی خوشبو کبھی کم نہ ہو۔ کچھ دیر اس کو تر و تازہ رکھنے کے لئے اس پر پانی بھی چھڑکا جاتا ہے۔ لیکن آخر کب تک۔ ہماری یہ خواہش کہ جو پھول کھلا ہے وہ کھلا ہی رہے۔ اس کے متعلق صرف یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر خواہشات گھوڑے ہوتے تو سب سے زیادہ فقیر لوگ ان پر سواری کرتے۔ یہ انگریزی کا محاورہ ہے لیکن بات اس سے ذرا ہٹ کر سامنے آئی ہے اور وہ بات یہ ہے کہ ایک یونیورسٹی کے پروفیسر یونیورسٹی کا نام تو یاد نہیں لیکن جن کا ذکر ہونے لگا ہے وہ ہیں یونیورسٹی ہی کے پروفیسر۔ ان کا نام ولیم وڈسن ہے۔ وہ ایک عرصے سے اس بات پر غور کر رہے ہیں کہ اگر پودا سرسبز رہتا ہے تو پھول کی نرم و نازک پتیاں کیوں مرجھا جاتی ہیں۔ انہوں نے اپنے تجربات کے ذریعے یہ معلوم کیا ہے کہ پتیاں اپنی تر و تازگی اور اپنی خوشبو سے بھنورے کو اپنے جال میں پھنسا لیتی ہیں اور جب وہ کام ہو چکتا ہے جو بھنورے کو کرنا فطرت کی طرف سے دیا گیا ہے یعنی پودے کی نسل کو آگے چلانا تو پتیاں مرجھا جاتی ہیں۔ ولیم وڈسن یہ بھی کہتے ہیں کہ پودا یہ دیکھتا رہتا ہے کہ پتیوں نے کب اپنا کام پورا کر لیا ہے۔ یعنی کب ان پر بھنورے آکر بیٹھے ہیں اور پھول کی نسل کو آگے بڑھانے کا کام جاری ہو گیا ہے اور اس کے بعد پودا خود تو تر و تازہ ہی رہتا ہے لیکن پتیاں مرجھا جاتی ہیں۔ جینیٹک انجینئرنگ سے اتنا تو ہوا ہے کہ کم از کم تین ہفتے تک پھولوں کو تر و تازہ اور شاداب رکھا جا سکتا ہے لیکن اس سے زیادہ نہیں۔ کہتے ہیں کہ ان پھولوں کی پتیوں میں سے ایک گیس نکلتی ہے جس کا نام ایتھل رکھا گیا ہے۔ یہ گیس پودے میں سرایت کرتی ہے۔ اور پودے میں سرایت کرنے کے باوجود اس کے مرجھانے کا باعث نہیں بنتی۔ جب کہ پتیاں جہاں سے یہ گیس نکلتی ہے انہیں یہ مرجھا دیتی ہے۔ اب ولیم وڈسن کے سامنے مسئلہ یہ ہے کہ اس ایتھل گیس کو پتیوں سے کسی طرح ختم کیا جائے۔ نہ یہ گیس پتیوں سے نکلے نہ یہ پودے میں سرایت کرے اور نہ ایسا ہو کہ پودا خود تو سرسبز رہے اور پتیاں سوکھ جائیں۔ یعنی ہو تو ایسا ہو کہ پودا بھی سرسبز رہے اور پھول کی پتیاں بھی سرسبز رہیں۔ ولیم وڈسن کا کہنا ہے کہ ہمیں امید ہے کہ ہم اس بات میں کامیاب ہو جائیں گے کہ اس گیس کو ختم کر دیا جائے اور جونہی یہ گیس ختم ہو گئی۔ ایسے پودے اگائے جا سکیں گے جن کے پھولوں کی پتیاں کبھی نہ مرجھائیں۔ تر و تازہ رہیں اور ان میں سے خوشبو بھی آتی رہے۔ اگر ولیم وڈسن اور ان کے ساتھی ان تجربات میں کامیاب ہو گئے تو ایک بہت بڑا انقلاب ہو گا۔ جو لوگ گلاب کے پھول خرید کر اپنے دوستوں کو یا بیماروں کو یا شادی کے موقعہ پر تحفہ کے طور پر دیتے ہیں ان کے لئے بڑی آسانی پیدا ہو جائے گی۔ شادی پر دیا گیا تحفہ تو خیر بار بار دینے والی چیز نہیں ہے۔ لیکن دوستوں کو اور بعض دوستوں کی بیماری کے موقعہ پر پھولوں کا تحفہ بار بار دئے جانے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اور وہ محض اس لئے کہ پھول مرجھا جاتے ہیں ان کی خوشبو زائل ہو جاتی ہے۔ اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو نہ پھول دوبارہ خریدنے پڑیں نہ ان پر رقم خرچ کرنی پڑے یہ ایک بہت بڑی آسانی ہو گی ان لوگوں کے لئے جو عام طور پر پھول خریدتے ہیں۔

فہرست ہائے وعدہ جات تحریک جدید کے بارے میں ضروری گذارشات

○ سال نو کے وعدہ جات تحریک جدید کی فہرستیں جو دفتر ہذا میں موصول ہو رہی ہیں عہدیداران کی زیادہ توجہ کی مستحق ہیں۔ کئی کالم خالی چھوڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ مثلاً ماہانہ آمد۔ خواتین کی زوجیت یا ولدیت۔ تنظیم کا اندراج کہ ذیلی تنظیموں میں سے کس میں شامل ہیں۔ یہ معلومات حسابات کو درست رکھنے کے لئے ازبس ضروری ہیں نیز کم از کم شرح سے بھی کم تر وعدے لئے جا رہے ہیں۔ بطور یاد دہانی تحریر ہے کہ ماہوار آمد کے پانچویں حصہ کے برابر نیز کم از کم (بچوں کے لئے) =/۲۴ ۔ پے فی کس کی پابندی فرمائی جائے۔ تحریک جدید منشائے بیرون میں غیر معمولی توسیع کے باعث غیر معمولی قربانیوں کی مستحق ہے۔ سال نو میں اس امر کا خاص خیال رکھا جائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ابن العطاء

میرا کالم

ہو سکتا ہے مجھ سے پہلے بھی کسی مربی نے بی-بی-سی کی اردو سروس میں کوئی تقریر نشر کی ہو۔ کم از کم میرے علم میں یہ بات نہیں ہے۔ مجھے ۱۹۵۱ء کے مئی کے مہینے میں بی-بی-سی-اردو سروس سے ایک تقریر نشر کرنے کا موقعہ ملا اس تقریر کا موضوع تھا۔ نائیجیریا میں مسلمانوں کی تعلیمی تنظیمیں۔ میں نے اس سے قبل پانچ سال سے کچھ زائد عرصہ نائیجیریا میں کام کیا تھا۔ اور مجھے تعلیمی اداروں سے یوں بھی واقفیت کا موقعہ ملا تھا کہ میں ہمیشہ اس بات کی طرف نگاہ رکھتا تھا کہ ان کے پاس تربیت یافتہ اساتذہ کتنے ہیں اور دینی تعلیم دینے کی اہلیت رکھنے والے اساتذہ کتنے۔ میں نے دیکھا تھا کہ تربیت یافتہ اساتذہ تو خاصی تعداد میں موجود تھے اس لئے کہ عیسائی ٹریننگ کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد استاد جہاں چاہے ملازمت کر سکتا تھا اور مسلمانوں نے بھی اپنے اساتذہ کو عیسائیوں کے ٹریننگ کالجوں میں تربیت دلائی ہوئی تھی۔ لیکن جہاں تک دینی تعلیم کا سوال پیدا ہوتا تھا بعض سکولوں میں میں نے دیکھا کہ عیسائی استاد نماز کی کتاب ہاتھ میں لے کر مسلمان بچوں کو نماز یاد کراتا تھا۔ بہرحال میری تمام سکولوں کی طرف شروع ہی سے نگاہ تھی اور کوشش یہ تھی کہ جہاں کہیں کوئی کمی نظر آئے اسے پورا کرنے کی کوشش کی جائے۔ چنانچہ بی-بی-سی کی اردو سروس کے سامعین کو نائیجیریا کے حالات بتانے کے لئے میں نے بی-بی-سی سے ایک تقریر نشر کی۔ بعض ریڈیو سٹیشن تو ایسے ہیں جہاں آپ کی تقریر کا لکھا ہوا ہونا ضروری نہیں۔ آپ کو مائیک کے سامنے بٹھا دیا جاتا ہے اور آپ زبانی تقریر کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ سیرالیون میں ہوتا رہا ہے۔ لیکن بعض ریڈیو سٹیشن ایسے ہیں جہاں ایک لفظ بھی چیک کئے بغیر بولنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ آپ لکھتے ہیں اور براڈ کاسٹنگ ایڈوائزر کو مسودہ پیش کرتے ہیں۔ وہ اسے چیک کرتا ہے اور او۔ کے کر کے آپ کے حوالے کر دیتا ہے۔ کہ آپ اسے ریڈیو پر پڑھ دیں اس میں آپ کوئی رد و بدل نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ نائیجیریا میں ہمیشہ کرنا پڑتا تھا۔ بی-بی-سی پر بھی تقریر لکھ کر کی جاتی تھی۔ اور لکھی ہوئی تقریر پہلے چیک کی جاتی تھی چیک کرنے کے لئے ایک نکتہ یہ سامنے رکھا جاتا ہے کہ وہ مقررہ وقت سے کم یا زیادہ نہ ہو۔ جب مجھے تقریر کے لئے کہا گیا تو میں نے منتظمین کو بتایا کہ میں ایک صفحہ لکھ کر ڈھائی منٹ میں پڑھتا ہوں اس لئے اگر مجھے پندرہ منٹ دیئے گئے تو میں چھ صفحات لکھوں گا۔ میں نے اپنی تقریر لکھی اور بی-بی-سی اردو سروس کے سٹیشن پر لے گیا۔ وہاں جب میں نے وہ تقریر پڑھ کر چیکنگ کے لئے سنائی تو چیک کرنے والے صاحب مجھ سے کہنے لگے کہ یہ جو آپ نے "کبھی بھی" لکھا ہے۔ یہ درست نہیں ہے۔ بھی کا لفظ یہاں نہیں آنا چاہئے کبھی میں بھی شامل ہوتا ہے۔ جب وہ اپنی بات پوری کر چکے تو میں نے انہیں "کبھی" اور "کبھی بھی" میں جو فرق ہے وہ سمجھانے کی کوشش کی۔ میں نے انہیں بتایا کہ کبھی موقعہ نہیں ملا کا جو مفہوم ہے، اس سے کبھی بھی موقعہ نہیں ملا کا مفہوم زیادہ گہرائی رکھتا ہے۔ ان کا یہ بات ماننے کو جی تو نہیں چاہتا تھا لیکن میرا خیال ہے کہ میری دلیل کسی حد تک کارگر ثابت ہوئی اور انہوں نے کہا کہ اچھا اسی طرح پڑھ دیں۔ اب مجھے اس تقریر کا اور "کبھی بھی" کا ذکر کرنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ آجکل جب میں بی-بی-سی اردو سروس سنتا ہوں تو "کبھی بھی" کے الفاظ اتنی کثرت کے ساتھ بولے جاتے ہیں کہ میں حیران ہوتا ہوں کہ اگر آج وہاں پر بی-بی-سی سروس میں بولنے والے دوست ۱۹۵۱ء میں وہاں موجود ہوتے تو کسی طرح ان کے ہر سکرپٹ میں سے "کبھی بھی" کے لفظ کاٹ دیئے جاتے۔ بہرحال آجکل "کبھی بھی" خاصا استعمال ہو رہا ہے اور اس "کبھی بھی" نے مجھے اپنی اس بی-بی-سی کی تقریر کا ذکر کرنے کی طرف مائل کیا ہے ورنہ غالباً اس تقریر کے ذکر کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ کہنے کو تو میں نے کہہ دیا ہے کہ اس کی کوئی ضرورت نہ تھی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ واقعی کسی احمدی مربی کی بی-بی-سی اردو سروس پر پہلی تقریر تھی تو اس کا ذکر ہو جانا ہی بہتر ہے۔ اگر ۱۹۵۱ء کے مئی کے مہینے سے پہلے بھی کسی مربی نے تقریر کی ہو اور اس کا مجھے پتہ چلے تو میں محظوظ بھی ہوں گا اور پتہ بتانے والے کا ممنون بھی۔

یقیناً سمجھو کہ ہر ایک پاکبازی اور نیکی کی اصل جڑ خدا تعالیٰ پر ایمان لانا ہے جس قدر انسان کا ایمان باللہ کمزور ہوتا ہے اسی قدر اعمال صالحہ میں کمزوری اور سستی پائی جاتی ہے۔ لیکن جب ایمان قوی ہو اور اللہ تعالیٰ کو اس کی تمام صفات کاملہ کے ساتھ یقین کر لیا جائے اسی قدر عجیب رنگ کی تبدیلی انسان کے اعمال میں پیدا ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ پر ایمان رکھنے والا گناہ پر قادر نہیں ہو سکتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بین الممکتی حالات - واقعات - شخصیات

عراقی تخفیف اسلحہ کے سلسلہ میں ایک اور اہلکار کی بغداد آمد

تخفیف اسلحہ سے متعلق ایک سینیئر اہلکار اس مقصد کے لئے بغداد پہنچا ہے کہ وہ عراق کے کیمیائی ہتھیاروں کے پروگرام کے متعلق اور زیادہ معلومات حاصل کر سکے۔ عراق کے فروری ۱۹۹۱ء میں کویت سے نکالے جانے کے بعد اقوام متحدہ نے صدام کے تمام تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کو تباہ کر دینے کا حکم دیا تھا۔ ان میں اس کے جوہری، کیمیکل اور بائیولوجیکل ہتھیار شامل تھے۔

اقوام متحدہ کے رولڈ ایکیسل نے بتایا ہے کہ امریکی نژاد چارلس ڈوالسر جو بغداد کو غیر مسلح کرنے والے کمیشن کا نائب سربراہ ہے۔ چار دن بغداد میں رہ کر عراق کے بائیولوجیکل پروگرام کے متعلق اطلاعات میں کمی کے مسئلہ پر گفت و شنید کریں گے۔

اس قسم کی اطلاعات میں کمی کے متعلق اقوام متحدہ میں متعلقہ کمیشن کے سربراہ راف ایکوس نے اطلاع دی تھی اب پھر ڈوالسر عراق کے انتہائی اعلیٰ سطح کے لوگوں سے عراق کے پہلے اور موجودہ جاری بائیولوجیکل پروگراموں سے متعلق بات چیت کرے گا۔

اقوام متحدہ کے بائیولوجیکل ہتھیاروں کے ماہرین جن کا سربراہ ایک امریکن رچرڈ سپرٹزل ہے۔ جلد عراق میں اپنا مشن شروع کرے گا۔ کمیشن کے سربراہ ایکوس نے کہا ہے کہ یہ تخفیف اسلحہ پروگرام حیرت ناک طور پر بہت اچھی طرح چل رہا ہے۔

لیکن اس نے مزید کہا ہے کہ اس کے کمیشن نے شواہد جمع کئے ہیں کہ عراق کو کب اور کتنے ہتھیار ملے اور وہ اطلاع جو عراق نے اقوام متحدہ کو دی ہیں ان میں بہت سا را تضاد پایا جاتا ہے۔ بغداد نے ایکوس پہ الزام لگایا ہے کہ وہ امریکہ کے دباؤ تلے آگیا ہے اور عراق پر جو پابندیاں لگی ہوئی ہیں ان کو ختم کرنے میں روڑے اٹکا رہا ہے۔

ان پابندیوں پر نظر ثانی کرنے کے لئے سیکورٹی کونسل جلد ایک اجلاس بلانے والی ہے۔ ایسے اجلاس ہر دو مہینے کے بعد بلائے جاتے ہیں۔ عراق نے پچھلے ہفتے کویت کی آزادی اور اس کی سرحدوں کو تسلیم کر لیا تھا لیکن ابھی بھی اس کے خلاف کئی ایسے مطالبات ہیں جن کو پورا کئے بغیر وہ پابندیوں میں کمی حاصل نہیں کر سکتا۔

بقیہ صفحہ ۴

حضرت میر محمد اسحاق صاحب وصیت نمبر ۸۴۸ پیدائش ۱۸۹۰ء - وفات ۱۷ مارچ ۱۹۴۴ء

میر محمد اسحاق صاحب پانچ بچوں کی وفات کے بعد پیدا ہوئے تھے۔ اور مجھ سے ایک سال نو مہینہ کے قریب چھوٹے تھے۔ ہماری پڑھائی بچپن میں قریباً اکٹھی ہوئی۔ حضرت (امام جماعت احمدیہ الاول) سے میرے ساتھ ہی طب پڑھی اور میرے ساتھ ہی عربی کے کچھ اسباق میں شریک ہوئے۔ قرآن شریف میں نے ان سے الگ پڑھا تھا۔ حضرت (امام جماعت احمدیہ الاول) کو یہ شوق تھا کہ وہ دین کی خدمت کے لئے وقف ہوں۔ اور اس بارہ میں آپ میر ناصر نواب صاحب (-) کو ہمیشہ تحریک فرماتے رہتے تھے۔ انتہا درجہ کے ذہین تھے۔ حافظہ نہایت اعلیٰ تھا۔ اور قادر الکلام تھے۔ اس کے ساتھ ہی انتظامی قابلیت ان میں نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی تھی جس کی وجہ سے ان کی زندگی میں ضیافت کا محکمہ نہایت ہی مقبول اور جماعت میں محبوب رہا۔

میر ناصر نواب صاحب کی طرح غرباء کی خدمت کا بہت شوق تھا۔ دار الشیوخ انہی کی یادگار تھی۔ جس میں ساٹھ کے قریب بچے۔ بیوائیں اور غریب پرورش پاتے تھے۔ اور تقریباً تمام اخراجات وہ لوگوں سے چندہ وصول کر کے پورے کرتے تھے۔ نہایت ہی قلیل گزارہ پر انہوں نے اپنی زندگی بسر کی۔ اور خدمت میں ہی وفات پائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے روحانی درجات بلند فرمائے۔

مرزا محمود احمد۔
(امام جماعت احمدیہ الثانی)

آپ کا خط ملا

مکرم منظور صادق صاحب راولپنڈی سے لکھتے ہیں۔

امید ہے کہ آپ خیریت و عافیت سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی بخشے اور خدمت سلسلہ کی بیش از پیش توفیق عطا فرماتا رہے۔

میں الفضل کا مستقل قاری ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کتنی ہی مصروفیت کیوں نہ ہو دن رات کے اوقات میں کوئی نہ کوئی وقت الفضل کے لئے نکال لیتا ہوں خواہ رات کے تین چار بجے دفتر سے واپسی کا وقت ہی کیوں نہ ہو۔ الفضل میں آپ کے مختلف عنوانات اور موضوعات کے بہت دلچسپ کالم اور تحریرات بڑی دلچسپی سے پڑھتا ہوں آپ کی خدمات سلسلہ یقیناً قابل فخر ہیں مگر آپ کے ذہن اور دماغ کے کمپیوٹر نے زندگی بھر کے واقعات کو جس طرح محفوظ رکھا ہوا ہے۔ وہ انتہائی قابل تحسین اور قابل رشک ہے۔ ہر روز کچھ نہ کچھ لکھنا بہت مشکل ہوتا ہے اور میں چونکہ خود شعبہ صحافت سے وابستہ ہوں اس لئے جانتا ہوں کہ کچھ لکھنا کتنا مشکل اور وقت طلب ہوتا ہے مگر آپ کی تو بات ہی کچھ اور ہے آپ تو پورے کا پورا الفضل روزانہ لکھتے ہیں اور الفضل کا ہر مضمون اور ہر تحریر آپ کی نظر سے گزرتی ہے۔ ان حالات میں آپ کا اتنا ڈھیروں مواد ضبط تحریر میں لانا میرے لئے یقیناً عجوبہ اور حیرت انگیز ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے قلم میں اور برکت ڈالے اور آپ کو پہلے سے زیادہ فعال اور سرگرم زندگی بخشے۔

مکرم منصور احمد جاوید ربوہ سے لکھتے ہیں۔

مطالعہ الفضل کا شوق کچھ بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ اور جوں جوں اخبار میں آپ کے نئے نئے دلچسپ مضامین نت نئے عنوانوں سے سجتے ہیں دل سے آپ کے لئے خود بخود دعائیں نکلتی ہیں۔ اگر کوئی شخص آپ کو عام حالت میں چلتا پھرتا دیکھے (کم از کم میرے جیسا ایک عام اور کم علم شخص) تو اس کے لئے یہ اندازہ لگانا بہت مشکل امر ہو گا کہ اس شخص میں کئی ذاتیں پنہاں ہیں۔ کبھی یہ شخص نثر میں اپنے فن کا اس طرح اظہار کرتا ہے کہ پڑھتے وقت مضمون پڑھنے والے کو اس طرح سمجھ آتا ہے کہ ساتھ ساتھ مزہ بھی آ رہا ہوتا ہے اور الفاظ اور فقرات کا استعمال اس طرح ہوتا ہے کہ گویا ترتیب بالکل اس طرح ہی ہونی چاہئے تھی۔ پھر نثر میں صرف ایک طرح کے مضمون ہی نہیں بلکہ مختلف موضوعات پر آپ کے مضامین اخبار کی زینت بنے ہوتے ہیں۔ جن میں کاغذی ہے پیرہن اور اب بزرگوں کے حالات زندگی کا ذکر آپ جس انداز سے کرتے ہیں اس سے نہ صرف ہماری تاریخ محفوظ ہو رہی ہے بلکہ یہ آپ کا آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے صدقہ جاریہ بھی ہے۔ چند دن قبل میری راولپنڈی اسلام آباد سے واپسی ہوئی ہے۔ وہاں پر چوہدری نور احمد سنوری صاحب سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے لئے کہا ہے۔ آپ کے ساتھ ایک ملاقات کا انہوں نے بڑی تفصیل سے ذکر کیا۔ ملاقات ہوئی تھی واہ کینٹ میں بیت احمدیہ کی افتتاحی تقریب کے موقعہ پر جس میں مرکز سے جو قافلہ گیا تھا اس میں غالباً حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (یہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے عہد امامت کی بات ہے) حضرت قاضی محمد نذیر صاحب چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان اور محترم مولانا نسیم سیفی صاحب شامل تھے۔ نور احمد صاحب سنوری فرمانے لگے کہ اس وقت تو اندازہ نہیں لگا سکا کہ جناب نسیم سیفی صاحب فوٹوگرافی بھی کرتے ہوں گے اور بعد میں آنے والی نسلوں کو ان تصاویر سے جماعت کی اہم تقریبات اور تاریخ سے روشناس کروائیں گے۔ اس طرح آپ کی شان میں انہوں نے بہت اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ میں نے ان سے کہا کہ جناب سیفی صاحب نہ صرف خود لکھتے ہیں بلکہ وہ اس امر پر بہت زور دیتے ہیں کہ جماعت کے سب افراد الفضل کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور لکھا کریں اور ان کی کوشش ہوتی ہے کہ ان مضامین کو شامل اشاعت کیا جا سکے گو کہ الفضل پر اس قدر قدغن ہے کہ بعض دفعہ عقل سلیم یہ بات تسلیم کرنے سے انکار کر دیتی ہے کہ انسان کے بنیادی حقوق پر اس قدر قدغن بھی لگائی جا سکتی ہے۔ بہر حال اس تاریخی اور نازک دور میں جس قدر احسن رنگ میں اللہ تعالیٰ آپ کو الفضل کے حسن کو بڑھانے کی توفیق عطا کرتا چلا جا رہا ہے اس کا جس قدر بھی شکریہ ادا کیا جائے کم ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس خدمت اور قربانی کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین۔ جناب نور احمد صاحب سنوری بھی لمبے عرصہ تک اخبارات میں کام کرتے رہے ہیں اور اب بھی جبکہ عمر اسی سال سے تجاوز کر چکی ہے خدا کے فضل سے عمومی صحت اچھی ہے اور ابھی مشغلہ کے طور پر اکاؤنٹس کا کام کر رہے ہیں۔ انہوں

باقی کالم ۲ پر

بقیہ کالم ۴

نے ہاتھ میں رعشہ کی تکلیف کی وجہ سے لکھنے سے معذرت کا اظہار کیا تھا۔ ان کی خواہش ہے کہ اگر آپ کے پاس بیت واہ کینٹ کے افتتاح کے موقعہ پر لی گئی تصویر موجود ہو تو جماعت کو اس کی تاریخ کے متعلق بھی آگاہی کریں۔

اللہ کے فضل سے الفضل کے اداریہ میں بھی اور قطعہ میں بھی ہر روز نئے نئے مضامین پڑھنے والے پر کھلتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان مضامین کے حلقہ میں پیدا ہونے والے حالات خواہ وہ اچھے ہیں یا برے ہوں ان کی نشاندہی بھی ہوتی ہے اگر برے حالات کے سدباب کے طریقے بھی آپ احسن رنگ میں سمجھا دیتے ہیں۔ لکھنے والوں نے بہت دفعہ لکھا اور پڑھنے والوں نے بہت دفعہ پڑھا لیکن پھر دعائیہ غرض سے لکھتا ہوں "اللہ کرے زور قلم اور زیادہ" "اللہ تعالیٰ آپ کو فعال صحت و سلامتی والی عمر دراز سے نوازے اور ہمیں بزرگوں کی قدر کرنے والا بنائے۔" (آمین)

واقفین نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لیے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

طلحہ رفیق ابن رفیق احمد ربوہ

امۃ المصور بنت منصور احمد مبشر
مربی سلسلہ گیمبیا

شکیل احمد ابن بشارت احمد
نبی سرروڈ ضلع میرپور خاص

طاہر احمد ابن بشیر احمد
چک ۱۷۰ خانیوال

رضوان احمد ابن ناصر احمد
چندر کے منگولے ضلع نارووال

نعمانہ صباء بنت مرزا احمد اکبر
دنیاپور شہر ضلع لودھراں

نعمان احمد ابن محمد یعقوب شاہدرہ لاہور

سباء بنت انوار الٰہی شمس لاہور

صبیحہ بنت انوار الٰہی شمس لاہور

محمد شعیب ابن ڈاکٹر محمد طفیل نسیم سانگلہ ہل

حسن محمود ابن منور احمد شاہد ربوہ

توقیر احمد ابن عبد اللطیف
چک ۸۹ تحصیل و ضلع فیصل آباد

بقیہ صفحہ ۱

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تعلیمی اداروں کو اعلیٰ کارکردگی دکھانے اور نیک شہرت قائم رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔
(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

خدام متوجہ ہوں

○ خدام بھائیو!
ماہ نومبر ۹۴ء میں مطالعہ کے لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب دافع البلاء مقرر ہے اس کتاب کا اچھی طرح مطالعہ کریں۔ اور روحانی خزائن سے اپنا دامن بھر لیں۔
(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

سونے کے زیورات جدید ڈیزائنوں میں آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں
بانو بازار اقصیٰ روڈ
روبی جیولرز ربوہ
زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں ہوگی۔ پروپرائیٹر منظفر احمد

ہومیوپیتھک کتب و ادویات دنیا بھر میں کہیں بھی درکار ہوں تو ہم ڈاک خرچ کے ساتھ آپ کو بھجوا سکتے ہیں۔ مثلاً
• جرمن و پاکستانی پوٹنسیاں • جرمن و پاکستانی بائیوکیمک • جرمن و پاکستانی مدر ٹنکچرز
• جرمن پیٹنٹ ادویات • ہر قسم کی ٹکیاں و گولیاں • خالی کیپسولز • شوگر آف ملک
• خالی شیشیاں و ڈراپرز
• اردو ہومیو کتب میں خصوصاً ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی ابتدائی چار کتب کا سیٹ ۱۵٪ خصوصی رعائت کے ساتھ۔ یہ سیٹ مبتدیوں کیلئے عام فہم اور آسان ہے اور پرانے ہومیو پیتھس کیلئے جامع اور فکر انگیز ہے۔
• ڈاکٹر محمد مسعود قریشی صاحب کی بائیوکیمسٹری اور تحقیق الادویہ ڈاکٹر کینٹ کی ہومیوپیتھک فلسفہ۔ اسی طرح ڈاکٹر کلارک کی THE PRESCRIBER اور ڈاکٹر بورک کی انگلش میں METERIA MEDICA WITH REPERTORY وغیرہ
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر لبعہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-771
04524-211283
فیکس 92-04524-212299

خبریں

ربوہ : 22 نومبر-1994ء
سردی میں اضافہ ہو رہا ہے
درجہ حرارت کم از کم 14 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 24 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن ہوا میں ہاتھ پاؤں مار رہی ہے غیر آئینی حرکتوں سے تبدیلی نہیں لائی جا سکتی۔ حزب اختلاف ملک پر عوامی نہیں چند سرمایہ داروں کی حکومت چاہتی ہے۔ ملکی ترقی و خوشحالی کے خلاف مہم جوئی میں مصروف ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اپوزیشن دن میں خواب دیکھنا چھوڑ دے اور مزید چار سال انتظار کرے۔ ہم وقت پر انتخاب کروائیں گے اور اگر عوام نے اسے منتخب کیا تو پر امن طور پر اقتدار منتقل کر دیں گے۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے صدر اور قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ اگر بے نظیر کو ووٹوں کا اتنا ہی گھمنڈ ہے تو الیکشن کروالیں۔ انہوں نے کہا کہ راستے بند کئے جا رہے ہیں ہمارے ارکان اسمبلی کو نااہل قرار دلوانے کی سازشیں ہو رہی ہیں پتہ نہیں اس طرح نظام کیسے چلے گا۔ یہ لوگ اپنے لئے گڑھے کھود رہے ہیں اور قوم کو حادثے کی طرف لے جا رہے ہیں انہوں نے مزید کہا کہ میں دوبارہ وزارت عظمیٰ کا مضبوط امیدوار ہوں۔ سابق وزرائے اعظم کو پنشن دینے کی بجائے لاکھوں سابق فوجیوں کی پنشن بڑھائی جائے۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے قومی منصوبے کی منظوری دے دی۔ وزیر داخلہ نے صدر کو فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے حکومت کے تیار کردہ قومی منصوبے کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ صوبائی حکومتیں مذہبی شخصیات کے تعاون سے منظم تحریک چلائیں گی۔ فرقہ واریت کی لعنت سے چھٹکارے کے بغیر قومی اتحاد کے سلسلے میں قائد اعظم کے خواب کو مکمل طور پر شرمندہ تعبیر نہیں کیا جا سکتا۔ اس مقصد کے لئے ہر سطح پر کوششیں تیز کی جائیں۔

○ ذمہ دار سرکاری ذرائع کے مطابق اپوزیشن کے وسیع تر اتحاد کی کوششوں کے توڑ کے لئے اختلافات رکھنے والی جماعتوں کے رہنماؤں سے بے نظیر ملاقات کر کے ان کے جائز نکات پر عملدرآمد کی راہ نکالیں گی۔ بتایا گیا ہے کہ جتوئی نصر اللہ اور مزاری کے تحفظات محض اصلاح احوال کے لئے ہیں۔

○ بھارتیہ فضائیہ کے تین لڑاکا طیاروں نے پاکستانی علاقے پر پرواز کی اور کسی مزاحمت کے بغیر واپس چلے گئے وہ دس بجے پاکستانی حدود میں داخل ہوئے اور ۱۰ منٹ تک پرواز کرتے رہے۔ طیاروں نے دھواں چھوڑ کر خود کو چھپائے رکھا۔ انہوں نے پیر بڈھیر کی پہاڑیوں پر پرواز کی۔

○ حکومت نے مختلف اشیاء کی قیمتیں کم کرنے کے سلسلے میں اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سرخ مرچ کی درآمد کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ سویابین لہسن کپڑوں اور ملبوسات پر ڈیوٹیوں میں کمی کر دی گئی ہے۔ یوٹیلٹی سٹورز کو فروخت کرنے کے لئے ۲۰ ہزار ٹن چاول فراہم کئے جائیں گے۔

○ حکومت نے لیبر پالیسی تیار کر لی ہے جس کے تحت مزدور تقرری کے پہلے دن سے مستقل ملازم ہو گا۔ ادارہ برطرف شدہ ملازم کو عدالت میں جانے کی صورت میں ۷۵ فیصد تنخواہ ادا کرے گا۔ عدالتیں آجر اور مزدور کے تنازعہ کا فیصلہ ۶ ماہ میں کرنے کی پابند ہوں گی۔ حکومت ہر بجٹ سے پہلے مہنگائی کی شرح کا تعین کر کے مزدوروں کو اسی شرح سے مہنگائی الاؤنس دے گی ۳۰ ارب روپے سے ہر ضلع میں لیبر کالونیاں بنائی جائیں گی۔

○ اپوزیشن کے رکن چوہدری عبد الغفور کی طبی وجوہ کی بناء پر حبیب اللہ کیس میں ضمانت منظور کر لی گئی ہے ان کے علاوہ یٰسین وٹو، اختر رسول، راجہ اخلاص وغیرہ کی بھی عبوری ضمانتوں کی ۴ دسمبر تک توسیع کر دی گئی ہے غیر قانونی کلاشنکوف رکھنے اور فائرنگ کرنے کے مقدمہ میں شیخ رشید کی ضمانت میں بھی توسیع کر دی گئی ہے۔

○ لاہور کی بادشاہی مسجد کے قریب سپاہ صحابہ تنظیم کے سکول ٹیچر کو قتل کر دیا گیا۔ حافظ مطیع الرحمان سکول جا رہے تھے کہ دو موٹر سائیکل سواروں نے فائرنگ کر کے ان کو ہلاک کر دیا۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم اپوزیشن کو مذاکرات کی دعوت دیتے رہیں گے۔

خالص دیسی گھی سے تیار شدہ
اچھی صحت کا راز اچھی غذا
ہمارا تعاون - آپ کے خاندان
کی صحت کا ضامن

گلشن سویٹ اینڈ بیکرز

بلال مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک
اقصیٰ روڈ ربوہ
تقریبات کیلئے مال آرڈر پر بھی سپلائی کیا جاتا ہے